افتتاح کلام

جب سے قرآن کریم کے نزول کا سلسلہ شروع ہوا ہے' انسانی معاشرے کے اہل فکر و دانش نے اس الٰہی و ملکوتی کتاب کے اسرار و رموز کو سمجھنے کی کوشش بھی شروع کر دی تاکہ انسان کی معنوی' مادی اور انفرادی و اجتماعی زندگی میں اس سے راہنمائی حاصل کر سکے اور انسان انسانیت کے مراتب و مدارج طے کرتا ہوا مزید آگے بڑھ سکے اس لیے کہ قرآن ''تبیانا لکل شیئی'' ہے۔

و نزلنا علیك الكتاب تبیانا لكل شیئی (سورہ نحل-۸۹)

یہ کتاب چونکہ خالق کائنات کی طرف سے انسان کے لیے اتری ہے اور ''خالق'' مخلوق کی تمام ضروریات اور تقاضوں سے واقف ہے۔ لہذا کتاب میں اس کے لیے ضروری تمام امور پر اس کی راہنمائی اور ہدایت کے راستے متعین کر دیئے گئے ہیں جیسا کہ ''صادق آل محمد'' کا ارشاد گرامی ہے :

ان الله انزل فی القرآن تبیان کل شیئی حتی و الله ما ترک شیئا یحتاج العباد الیه الا بینه للناس (بحار الانوار، ج-۹۲، ص-۸۱)

''بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان نازل فرمایا ہے۔ یہاں تک کہ خدا کی قسم کوئی ایسی چیز اللہ نے ترک نہیں کی جس کی بندوں کو ضرورت ہو بلکہ اسے لوگوں کے لیے بیان کر دیا ہے۔''

چونکہ رسول اللہؐ تمام کائنات کے لیے اور قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے ہادی بن کر تشریف لائے تھے اس لیے ان کے پیغام کو بھی تمام کائنات اور ہر زمانے کے انسانوں کے لیے باعث ہدایت ہونا چاہیے۔ لہذا دنیا چاہے جتنی ترقی کر جائے انسان کائنات کے اسرار سے جتنے پردے چاہے اٹھائے، چاہے وہ مادی ترقّی کے لحاظ سے کسی بھی مقام پر پہنچ جائے ہر زمانے میں قرآن کی تعلیمات کا محتاج ہی رہے گا۔ اس لیے کہ یہ ظاہری ترقی اس کی فطری اور معنوی ضروریات کو کبھی پورا نہیں کر سکتی وہ تبھی مطمئن اور پر سکون ہو سکتا ہے جب اس کی روح میں موجود تلاطم تھمے اور وہ اپنے گوہر مقصود تک پہنچ پائے۔ ایسا تبھی ہو سکتا ہے جب وہ قرآن کے معارف میں غوطہ زن ہو کر اپنی بیماریوں کا علاج تلاش کر

پائے، لیکن عجیب امر یہ ہے کہ انسان جتنا قرآنی معارف میں تدبر اور غور کرتا ہے اتنا ہی اس پر علم و عرفان کے نئے دریچے کھلتے ہیں اور وہ محسوس کرتا ہے کہ وہ اب بھی قرآنی اسرار سے دور ہے۔ رسول کریمؐ کی یہ حدیث مبارک اس بات کی دلیل ہے کہ فرمایا:

لا تحصیٰ عجائبه و لا تبلیٰ غرائبه (کافی، ج-۲، ص-۵۹۹)

باب العلم حضرت علی مرتضیٰ فرماتے ہیں:

ان القرآن ظاهره انیق و باطنه عمیق لا تفنیٰ

عجائبه لا تنقضی غرائبه (نہج البلاغہ، خطبہ-۷۵)

"قرآن کریم کا ظاہر خوبصورت اور عجیب، باطن پر مغز اور عمیق ہے اس کے حیرت انگیز نکات فنا پذیر نہیں اور اس کے عجائبات کو زوال نہیں۔"

قرآن کریم کے ان عمیق پہلوؤں پر آج تحقیق کی ضرورت ہر دور سے زیادہ ہے اس لیے کہ عالم انسانیت ترقی کے جس سراب کے پیچھے ہے اس کا علاج ہی "رجوع الی القرآن" ہے۔

اس بات کے پیش نظر قرآن کریم کے طالب علموں اور محققین کے استفادہ کی غرض سے المیزان کا ایک شمارہ آج تک پاکستان کی یونیورسٹیوں میں علوم القرآن پر لکھے جانے والے تھیسز سے مخصوص کیا جا رہا ہے تاکہ یونیورسٹیوں میں موجود اس علمی سرمایہ سے دیگر اساتذہ، علمائے کرام اور محققین بھی استفادہ کر سکیں۔

اس سلسلے میں یونیورسٹیز کے شعبہ ہای اسلامی اور عربی کے سربراہان نیز تمام معتبر لائبریریز کے سربراہان اور تمام اہل دانش و قلم سے گذارش ہے کہ اگر ان کے پاس اس سلسلے میں کوئی فہرست یا مواد ہے تو ادارہ کو ارسال کر کے اس علمی کام میں ادارے کا ہاتھ بٹائیں۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

مدیر